احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 25 جنوری 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 25 جنوری 2010ء 9 صفر 1431 ہجری 25 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 20

حضرت عائشہؓ سے شادی

آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا:۔

میں نے تمہیں شادی سے قبل دو دفعہ رویا میں دیکھا۔ایک فرشتے نے ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھے اٹھایا ہوا تھا اور کہا یہ تیری بیوی ہے میں نے کپڑا کھول کر دیکھا تو وہ تم تھیں۔میں نے کہا کہ اگر اللہ کی یہی منشا ہے تو ضرور پوری ہوگی۔

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب کشف المرءۃ فی المنام حدیث نمبر :6494)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تینتالیسواں نشان یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب کشتی نوح میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ طاعون کے زمانہ میں ہمیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں ہوگی خدا ہماری اور اُن سب کی جو ہمارے گھر میں ہیں آپ حفاظت کرے گا اور بالمقابل عافیت ہمارے ساتھ رہے گی لیکن بعض ٹیکہ لگوانے والے جان کا نقصان اُٹھائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعض لوگوں نے ٹیکہ سے اس قدر نقصان اٹھایا کہ اُن کی بینائی جاتی رہی اور بعض کے اور اعضا میں خلل پیدا ہوگیا اور سب سے زیادہ یہ کہ ملکوال ضلع گجرات میں ایک ہی دفعہ انیس آدمی ٹیکہ سے مر گئے۔

چوالیسواں نشان یہ ہے کہ سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا تھا اور کوئی صورت جان بری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردہ کے حکم میں تھا۔اُس وقت میں نے اُس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا .... یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذنِ الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے تب میں خاموش ہوگیا بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا .... یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی تب میں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی۔تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہوگیا تھا کہ مدّت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہوگیا اور زندہ موجود ہے۔

پینتالیسواں نشان یہ ہے کہ میرے مخلص دوست مولوی نور دین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا اُس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی اس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے تب میں نے اُن کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اِس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے یہ بتایا گیا کہ اُس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے۔چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبد الحیّ رکھا گیا اور اُس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں۔اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔

چھیالیسواں نشان یہ ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ بجز ایک مقام کے پنجاب کے تمام اضلاع میں طاعون کا نام ونشان نہ تھا خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی اور ہر ایک مقام طاعون سے آلودہ ہوجائے گا اور بہت مَری پڑے گی اور ہزارہا لوگ طاعون کا شکار ہوجائیں گے اور کئی گاؤں ویران ہوجائیں گے اور مجھے دکھایا گیا کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک ضلع میں طاعون کے سیاہ درخت لگائے گئے ہیں چنانچہ یہ پیشگوئی کئی ہزار اشتہار اور رسالوں کے ذریعہ سے میں نے اس ملک میں شائع کی۔پھر تھوڑی مدت کے بعد ہر ایک ضلع میں طاعون پھوٹ پڑی چنانچہ تین لاکھ کے قریب اب تک جانوں کا نقصان ہوا اور ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس ملک سے کبھی طاعون دور نہیں ہوگی جب تک یہ لوگ اپنی تبدیلی نہ کریں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 229)

معلومات درکار ہیں

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت تریسٹھ سال سلسلہ حقہ کی خدمات بجالانے کے بعد 26؍اگست 2009ء کو اپنے خالق حقیقی کو پیارے ہوگئے۔امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28؍اگست 2009ء میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے آپ کو سلطان نصیر، روشن وجود اور تاریخ احمدیت کا ایک باب قرار دیا ہے۔یہ عاجز ان کی سوانح اور سیرت پر مشتمل کتاب مرتب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان کے قلمی ولسانی نوادرات کو جمع کرنے کی بھی خواہش ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم ان کی یادوں پر مشتمل واقعات اگر ضبط تحریر میں لاکر عاجز کو بھجوا سکیں تو یہ ان کے لئے بہترین خراج تحسین ہوگا۔نیز ان کی تصاویر، آڈیو وڈیو کیسٹ خطوط، مسودات اور دیگر مواد موجود ہو تو ان کی کاپیاں ارسال فرما دیں یا اصل بھجوا سکیں تو بعد استعمال بحفاظت واپس پہنچا دی جائیں گی۔اس اہم کام میں علمی اور عملی معاونت پر خاکسار بے حد مشکور ہوگا۔

کوارٹر نمبر 76 کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

فون نمبر:+92 47 6212198, 6215646

فیکس:+92 47 6212659, 6213198

ای میل:samubashir@gmail.com

ماہر نفسیات کی آمد ملتوی

مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر نفسیات نے مورخہ 31 جنوری 2010ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے آنا تھا۔بعض مجبوریوں اور شدید دُھند کی وجہ سے وہ ہسپتال تشریف نہ لا سکیں گے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔آئندہ پروگرام کیلئے احباب وخواتین کو بذریعہ الفضل مطلع کر دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جوابِ معترض

ثباتِ مہر و وفا شرطِ وصلِ منزل ہے
خِرد وبال ہے گر عشق کے مقابل ہے
جو علم باعثِ نخوت ہو زہرِ قاتل ہے
امامِ وقت کے تابع نہ ہو تو باطل ہے
جوابِ معترض ایسا کوئی محال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

دریدہ ذات میں احساسِ کمتری ہے عجیب
اِدھر کی ہے نہ اُدھر کی یہ زندگی ہے عجیب
جو مان کر بھی نہ مانے یہ کج روی ہے عجیب
نظامِ سلسلہ پر ظلمِ بدظنی ہے عجیب
بجُز خلافتِ حقّہ ہماری ڈھال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

محبتوں کے سفر میں عداوتوں کا عذاب؟
دیارِ نُورمیں رہ کر بھی ظلمتوں کا عذاب؟
بہار آئی تو کیسا خزاں رُتوں کا عذاب؟
نہ اپنی نسل کو دو بدگمانیوں کا عذاب!
ہو قبلہ ایک ، وساوس کی پھر مجال ہے کیا
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

اے نکتہ چیں تری باتوں سے اُٹھتی کِبر کی بُو
منافقت کی علامت ہے اعتراض کی خُو
رگوں میں تیرے ہے اسلافِ باوفا کا لہو
تو پھر یہ طرزِ تکلّم میں کیوں ہے رنگِ عدُو
یقین ۔ دولتِ مومن ہے! قیل و قال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

جب آگئے تھے تو کشتی جلا کے آنا تھا
اور اعتراض کے شعلے بجھا کے آنا تھا
بصد نیاز نگاہیں جھکا کے آنا تھا
جبیں پہ نقشِ اطاعت سجا کے آنا تھا
خُودی جو مانع ہو پھر حسرتِ وصال ہے کیا
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے

سنو کہ عظمتِ مومن تو خاکساری میں ہے
یہ جوشِ غیرتِ ایماں سے جاں نثاری میں ہے
چمن کی اشکِ محبت سے آبیاری میں ہے
حضورِ حق میں ندامت سے بیقراری میں ہے
اگر ہے غیرتِ دِینی تو پھر ملال ہے کیا
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

رسائی عجز کو ہی بارگاہِ یار میں ہے
زہے نصیب غلامی جو راہِ یار میں ہے
ہر اک مطیع کی یہ قسمت سپاہِ یار میں ہے
یہی تو ایک ’’جماعت‘‘ نگاہِ یار میں ہے
یہ دیکھتے نہیں ...... کا آج حال ہے کیا؟
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

کِھلیں جو جھیل میں دل کی تو حُسنِ ظن کے کنول
خدا کے فضل سے دیں گے طبیعتوں کو بدل
مسیحِ وقت کو مانا ہے تو ببانگِ دہل
کہو یقین سے ...... کی ہے فتح اٹل
بِناء یقیں پہ ہو تو غم کا احتمال ہے کیا
سوال تو یہ ہے کہ نیتِ سوال ہے کیا

فاروق محمود

عالمی جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود
اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات

عالمگیر ایٹمی تباہی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی تصنیف لطیف Revelation, Rationality, Knowledge and Truth میں فرماتے ہیں:۔

عصر حاضر سے تعلق رکھنے والی بعض قرآنی پیشگوئیاں غیر معمولی طور پر عالمگیر اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی ہی پیشگوئی ہونے والی ممکنہ ایٹمی تباہی سے متعلق ہے۔

یہ پیشگوئی اس زمانہ میں کی گئی جب ایٹمی دھماکے کا تصور کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ لیکن جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا قرآن کریم کی بعض آیات میں بڑی صراحت کے ساتھ ایسے باریک ذرات کا ذکر ملتا ہے جو بے انتہا توانائی کا منبع ہیں گویا کہ اپنے اندر جہنم کی آگ سمیٹے ہوئے ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات حیرت انگیز حد تک عین اسی مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں۔

.... (الھمزۃ 104:2-10)

ترجمہ: ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کیلئے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اس کا مال اسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حُطمہ میں گرایا جائے گا اور تجھے کیا بتائے کہ حُطمہ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہیں۔

یہ مختصر سورۃ حیرت انگیز پیشگوئیوں کا زبردست مجموعہ ہے جن کا اس زمانہ میں کوئی تصور تک نہیں کر سکتا تھا۔ کیا یہ حیران کن بات نہیں ہے کہ بعض گنہگار حُطمہ میں ڈالے جائیں گے۔ حُطمہ سے مراد وہ مہین اور باریک ترین ذرات ہیں جو ایک نیم روشن کمرے میں سے گزرتی ہوئی روشنی کی شعاع میں تیرتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

مستند عربی لغات میں حُطمہ کے دو بنیادی معنی پائے جاتے ہیں۔ ایک حَطَمَ ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پیسنا یا ریزہ ریزہ کرنا ہے دوسرا حطمہ جس کے معنی بے حقیقت سے چھوٹے ذرات کے ہیں۔ گویا حطمہ کسی چیز کو اس کے باریک ترین ذرات میں توڑنے کو کہتے ہیں۔

ان دونوں معانی کا جائز طور پر اطلاق ان باریک ترین ذرات پر ہو سکتا ہے جن کی مزید تقسیم ناممکن ہو۔ آج سے چودہ سو سال قبل ایٹم کا کوئی تصور موجود نہیں تھا لیکن صرف حُطمہ ہی ایک ایسا لفظ ہے جسے ایٹم کے قریب ترین مترادف قرار دیا جا سکتا ہے۔ دوسری جانب صوتی اعتبار سے بھی یہ دونوں الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ انسان ابھی اس دعویٰ پر حیران ہے کہ اسے حُطمہ میں جھونکا جائے گا کہ ایک اور پہلے سے بھی زیادہ حیرت انگیز دعویٰ سامنے آجاتا ہے۔

لفظ حُطمہ کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن کریم اسے ایک ایسی بھڑکتی ہوئی آگ قرار دیتا ہے جو ایسے ستونوں میں بند ہے جو کھینچ کر لمبے کئے گئے ہوں۔ جب انسان کو اس میں جھونکا جائے گا تو یہ آگ پسلیوں کو نقصان پہنچائے بغیر براہ راست دل پر لپکے گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آگ خاصیت کے لحاظ سے عام آگ سے یکسر مختلف ہوگی جو جسم کو جلانے سے پہلے ہی دل کی حرکت کو یوں بند کردے گی جیسے اسے روکنے والی پسلیوں کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ نزول قرآن کے وقت یقیناً اس قسم کی آگ کا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔

اب ہم اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ آگ براہ راست دلوں پر کس طرح لپکے گی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایٹمی دھماکہ کے وقت گاما ریز (gamma rays)، نیوٹرانز (Neutrons) اور ایکس ریز کی ایک بہت بڑی تعداد خارج ہوتی ہے۔ ایکس ریز درجہ حرارت کو فوری طور پر بے انتہا بڑھا دیتی ہیں۔ نتیجتاً آگ کا ایک بڑا سا گولہ بنتا ہے جو انتہائی گرم ہواؤں کے دوش پر تیزی سے بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی کھمبی نما آگ کی چھتری میلوں دور سے نظر آتی ہے۔

ایکس ریز، نیوٹرانز کے ساتھ تمام افقی سمتوں میں بھی پھیل جاتی ہیں اور اپنی حرارت کی وجہ سے راستہ میں موجود تمام چیزوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہیں۔ ان گرم لہروں کی رفتار آواز کی رفتار سے کہیں زیادہ ہے جن سے Shockwaves بھی بنتی ہیں لیکن ان سے بھی کہیں زیادہ تیز اور نفوذ کرنے والی گاما ریز ہیں جو روشنی کی رفتار سے سفر کرتے ہوئے ان گرم لہروں کو مات دے دیتی ہیں۔ یہ بے حد مرتعش ہوتی ہیں اور اسی ارتعاش کی وجہ سے دلوں کی حرکت کو بند کر دیتی ہیں۔ فوری موت ایکس ریز سے پیدا ہونے والی حرارت کی بجائے گاما ریز کی شدید توانائی کے نتیجہ میں واقع ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو بعینہٖ اس طرح بیان کیا ہے۔

پھر سورۃ الدخان میں قرآن کریم ایک ایسے مہلک بادل کا ذکر فرماتا ہے جو تباہ کن چمکدار دھوئیں پر مشتمل ہوگا:

.... (الدخان 44:11-12)

ترجمہ: پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔

مندرجہ ذیل آیات اس دھوئیں کی نوعیت پر مزید روشنی ڈالتی ہیں:

.... (المرسلات 77:30-34)

ترجمہ: اس کی سمت چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔ نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔ یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔ گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹوں کی طرح ہے۔

یہاں اِنْطَلِقُوا سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت بنی نوع انسان پر ایسا زمانہ آئے گا جب انہیں ایک اذیت ناک بادل کی شکل میں ایک ایسی آفت کا سامنا کرنا پڑے گا جو کوئی سایہ یا تحفظ فراہم نہیں کرے گی۔ سائے تو آرام اور پناہ دیا کرتے ہیں۔ بادل ہمارے اور سورج کی جھلسا دینے والی تپش کے مابین حائل ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں کسی سورج کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ صرف اسی آگ کا ذکر ہے جس کی تپش سے یہ سایہ کوئی تحفظ فراہم نہیں کر سکے گا۔ اس کے برعکس اس بادل کا سایہ آگ کے عذاب میں مزید اضافے کا باعث ہوگا۔ اس کے سائے میں کچھ بھی محفوظ نہیں ہوگا۔ یقیناً یہ اشارہ اس تابکار بادل کی طرف ہے جو ایٹمی دھماکہ کے وقت بنتا ہے۔ جس واقعہ کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اس میں جوگیا رنگ کے بڑے بڑے شعلے بلند ہوں گے جنہیں قلعوں اور اونٹوں کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اس مشابہت میں محض اونٹ کے رنگ کی طرف ہی نہیں بلکہ اس کے کوہان کی طرف بھی اشارہ ہے۔

ساتویں صدی کے لوگ اس ہلاکت خیز بادل یا دھوئیں کی اہمیت کو کماحقہ سمجھنے کے قابل نہیں تھے کیونکہ یہ بات ان کے فہم سے بالا تھی۔ تاہم آج ہمیں ایٹمی دھماکوں کا بخوبی علم ہے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے تابکار بادل کو ہم اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

اس خوفناک تباہی کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں بھی ملتا ہے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔

ترجمہ: ہلاکت اس دن جھٹلانے والوں پر۔

(المرسلات 77:16)

اگرچہ یَوْمَئِذٍ سے مراد قیامت کا دن بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ اس زمانہ پر بھی دلالت کرتا ہے جب ان لوگوں کو جو الٰہی نشانات کا انکار کرتے ہیں ایک ایسے دھوئیں کا عذاب دیا جائے گا جس کے سائے کے نیچے ہر چیز پر موت برسے گی۔ یہ ایک ایسا سایہ ہوگا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرے گا اور آرام دینے کی بجائے عذاب کا باعث ہوگا۔ یہ وہ دور ہوگا جب انسان اس عظیم آسمانی عذاب کو دیکھنے کے بعد بالآخر خدا کی طرف رجوع کرے گا اور اس سے اس ناقابل برداشت عذاب سے بچنے کی التجا کرے گا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کا عذاب لوگوں پر نازل ہوتا ہے تو بخشش اور نجات کا وقت پہلے ہی گزر چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔

.... (الدخان 44:14-15)

ترجمہ: ان کے لئے اب کہاں کی نصیحت جبکہ ان کے پاس ایک روشن دلائل والا رسول آچکا تھا۔ پھر بھی انہوں نے اس سے اعراض کیا اور کہا سکھایا پڑھایا ہوا (بلکہ) پاگل ہے۔

بنی نوع انسان کو انبیاء کے ذریعہ تنبیہ کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کے المناک نتائج سے آگاہ کیا جائے۔ مذکورہ بالا پیشگوئیاں واضح طور پر عصر حاضر سے تعلق رکھتی ہیں جن میں ایسے واقعات بیان ہوئے ہیں جن سے پرانے زمانہ کے لوگ کلیۃً بے خبر تھے۔ انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ کس تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام پیشگوئیوں کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہلے سے دے دی تھی۔ لیکن جس وضاحت کے ساتھ آپ ﷺ مستقبل کے واقعات کو بیان فرماتے ہیں اس سے بڑا قوی تاثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام واقعات آپ ﷺ کے سامنے کسی فلم کی طرح گزر رہے ہیں۔ تاہم بنی نوع انسان کو ان پیشگوئیوں کے ظہور کے لئے ایک ہزار سال سے بھی زیادہ انتظار کرنا پڑا اور ان واقعات کا ظہور موجودہ ایٹمی دور میں ہی ممکن ہوا۔

ایٹمی تباہی کا تصور بہت ہولناک ہے لیکن انسان نے اس کے اسباب کا کھوج لگانے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ آدمی کی نظر عموماً سطحی معاملات تک ہی محدود رہتی ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے گریبان میں جھانک کر برائی شناخت کر سکتے ہیں۔ یہ اندھا پن بطور خاص انسان کی کج روی سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے ماحول میں مصائب اور برائیاں پھیلانے کے باوجود انسان اپنے آپ کو کبھی اس کا ذمہ دار نہیں گردانتا۔

انہی عالمگیر آفات کا ہم اس وقت تجزیہ کر رہے ہیں۔ ایک سائنسدان ایٹمی دھماکوں کے پیچھے کارفرما عوامل کی تشریح محض مادی اور طبعی اسباب کی حد تک ہی کرتا ہے مگر جب اس قسم کے تباہ کن ہتھیاروں کو انسان کی امن و سلامتی کی تباہی کیلئے استعمال کیا جائے تو ایسے ہتھیاروں کے موجد سائنسدانوں کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ بلکہ اصل وجہ کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ دراصل بڑی بڑی عالمی طاقتیں ہی ہیں جو عالمگیر سطح کے ظالمانہ اور نامعقول فیصلوں کی ذمہ دار ہیں۔ تاہم اپنی تمام تر عظمت کے باوجود ان کی حیثیت خود غرض عوام کی اجتماعی سوچ کے ہاتھوں کھیلنے والے مہروں سے زیادہ نہیں ہے۔ قرآن کریم اگرچہ ان سائنسی عجائبات کا بڑے معین رنگ میں ذکر فرماتا ہے لیکن سائنس کے کسی معلم کی حیثیت سے نہیں بلکہ ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف بھی مبذول کراتا ہے کہ انسان

کے مسخ شدہ رویہ کے اصل اسباب دراصل غیر اخلاقی محرکات ہوا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نہ صرف ان پوشیدہ محرکات کو بیان کرتا ہے بلکہ ہماری توجہ ان کے پیچھے کارفرما قوت پر بھی مرکوز کرتا ہے۔ یعنی وہ بندوق کی لبلبی کا ذکر تو کرتا ہے لیکن ہماری توجہ اس انگلی کی طرف بھی مبذول کراتا ہے جو اسے دباتی ہے۔ قرآن کریم کی تنبیہات کا یہی مقصد ہے۔ اس طرح وہ بار بار یہ اعلان کرتا ہے کہ انسان پر ہونے والے ہر ظلم کا ذمہ دار دراصل انسان ہی ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے اس سلسلہ میں کئے جانے والے حفاظتی اقدامات کا تعلق انسانی کردار کی اصلاح سے ہے یعنی اگر لوگ اپنے رویہ میں تبدیلی لائیں اور الٰہی ہدایت کے مطابق اپنی اصلاح کریں تو اس سے وہ صحت مندانہ ماحول پیدا ہوگا جو عدل وانصاف کی بقا کیلئے ضروری ہے۔

کچھ اور قرآنی آیات کے حوالہ سے حضور مزید فرماتے ہیں:۔

.... (طٰہٰ 20:106-109)

ترجمہ: اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کردے گا۔ پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔ تُو اِس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔ اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہوجائیں گی اور تُو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔

خدا تعالیٰ جو کجیاں دور کرنے والا کامل خدا ہے ان کی کجیاں اور اونچ نیچ ختم کردے گا اور اسی کی قدرت سے یہ حیرت انگیز انقلاب برپا ہوگا۔ یہاں پہاڑوں سے استعارۃً حکومتیں اور اقوام مراد ہیں جن کے بارہ میں قرآن کریم پیشگوئی فرماتا ہے کہ جب ان کا غرور توڑ دیا جائے گا اور بالآخر وہ ذلیل و رسوا کردیئے جائیں گے اور ان کے سب کس بل نکل جائیں گے تب کہیں جاکر وہ خدا تعالیٰ کے نہایت ہی منکسر المزاج منادی کی آواز پر لبیک کہیں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔ یہ تباہی ان گنت ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں ہی ممکن ہے جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انسان اس وقت تک نصیحت نہیں پکڑے گا جب تک یہ تباہی اس کے کبر کو پارہ پارہ نہ کردے۔ وعید کے اس افسوسناک پیغام کے ساتھ ساتھ اس امید کی ایک کرن بھی پھوٹتی ہے کہ بنی نوع انسان آخرکار بچ کر روشنی کے ایک نئے دور میں داخل ہوں گے۔ انسان اپنے اطوار میں اگر بروقت تبدیلی پیدا نہ کرسکا تو خدا تعالیٰ کے انکار اور اپنی حماقتوں کے نتائج کا کسی قدر مزہ چکھنے کے بعد بالآخر توبہ کر ہی لے گا۔

(الہام، عقل، علم اور سچائی ص 537 تا 546)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اِک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات وشہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اِک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
یک بیک اِک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اِک جھپک میں یہ زمیں ہو جائیگی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رودبار

خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونۂ قیامت ہوگا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اُس کو کہنا چاہیئے جس کی طرف سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے لیکن مَیں ابھی تک اِس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جمانہیں سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں مَیں کاذب ٹھہروں گا۔ مگر مَیں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ شدید آفت جس کو خدا تعالیٰ نے زلزلہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے صرف اختلاف مذہب پر کوئی اثر نہیں رکھتی اور نہ ہندو یا عیسائی ہونے کی وجہ سے کسی پر عذاب آسکتا ہے اور نہ اس وجہ سے آسکتا ہے کہ کوئی میری بیعت میں داخل نہیں یہ سب لوگ اس تشویش سے محفوظ ہیں۔ ہاں جو شخص خواہ کسی مذہب کا پابند ہو جرائم پیشہ ہونا اپنی عادت رکھے اور فسق و فجور میں غرق ہو اور زانی، خونی، چور، ظالم اور ناحق کے طور پر بداندیش، بدزبان اور بدچلن ہو اُس کو اس سے ڈرنا چاہئے اور اگر توبہ کرے تو اُس کو بھی کچھ غم نہیں اور مخلوق کے نیک کردار اور نیک چلن ہونے سے یہ عذاب ٹل سکتا ہے قطعی نہیں ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 151)

حضرت مصلح موعود اپنی تصنیف لطیف دعوۃ الامیر میں فرماتے ہیں:۔

نویں مثال مَیں ان پیشگوئیوں میں سے منتخب کرتا ہوں جو ساری دنیا کیلئے حجت ہوئی اور جن سے یہ ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں اسی طرح ارباب حکومت کے دل بھی ہیں جس طرح کہ عوام کے اور اسی طرح انسان بھی اس کی فرمانبرداری کرتا ہے جس طرح اور مخلوق۔ یہ پیشگوئی 1905ء میں شائع کی گئی تھی اور اس میں اس جنگ عظیم کی خبر دی گئی تھی جس نے پچھلے چند سال دنیا کے ہر گوشہ کو حیران و پریشان کر رکھا تھا اور لوگوں کے حواس پراگندہ کردیئے تھے اور اب بھی اس کا اثر پوری طرح زائل نہیں ہوا بلکہ کہیں نہ کہیں سے اس کی آگ کا شعلہ سر نکال ہی لیتا ہے۔

اصل الفاظ جن میں اس جنگ کی خبر دی گئی تھی ایک زلزلہ عظیمہ کی خبر دیتے تھے لیکن جو علامات اس کی بتائی گئی تھیں وہ ظاہر کرتی تھیں کہ زلزلے کے سوا یہ کوئی اور مصیبت ہے اور دوسرے الہامات بھی اسی خیال کی تائید کرتے تھے چنانچہ وہ الہامات جن سے اس جنگ کی خبر دی گئی تھی یہ ہیں:

تازہ نشان، تازہ نشان کا دھکا۔............

ترجمہ: قیامت کا نمونہ زلزلہ۔ اپنی جانوں کو بچاؤ، میں تیری خاطر نازل ہوا۔ ہم تیری خاطر بہت سے نشان دکھائیں گے اور جو کچھ دنیا بنا رہی ہے اس کو منہدم کردیں گے تُو کہہ دے میرے پاس ایک گواہی اللہ کی طرف سے ہے کیا تم ایمان لاؤ گے۔ میں نے بنی اسرائیل کی مصیبت دور کردی فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر غلطی پر ہیں۔ فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا اور اچانک آؤں گا۔ پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا۔ آتش فشاں پہاڑ۔ اہل عرب کیلئے ایسے راستے نکلیں گے کہ ان پر چلنا ان کیلئے مفید ہوگا اور اہل عرب اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ گھروں کو اس طرح اڑا دیا جائے گا جس طرح میرا ذکر وہاں سے مٹ گیا ہے۔

اسی زلزلے کی مزید تشریح آپ نے اپنی ایک نظم میں فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ یہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ اس سے انسانوں اور دیہات اور کھیتوں پر تباہی آجائے گی، ایک شخص بحالت برہنگی اس زلزلے کی زد میں آجائے تو اس سے یہ نہ ہوسکے گا کہ کپڑے پہن سکے۔ مسافروں کو اس سے سخت تکلیف ہوگی اور بعض لوگ اس کے اثر سے دور دور تک بھٹکتے نکل جائیں گے۔ زمین میں گڑھے پڑ جائیں گے اور خون کی نالیاں چلیں گی۔ پہاڑوں کی ندیاں خون سے سرخ ہو جائیں گی۔ تمام دنیا پر یہ آفت آوے گی اور کُل انسان بڑے ہوں خواہ چھوٹے اور کُل حکومتیں اس صدمہ سے کمزور ہوجائیں گی اور خصوصاً زار کی حالت بہت زار ہوجائے گی۔ جانوروں تک پر اس کا اثر پڑے گا اور ان کے حواس جاتے رہیں گے اور وہ اپنی بولیاں بھول جائیں گے۔

اس کے علاوہ آپ کو الہام ہوا کِشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں۔ ''لنگر اٹھادو'' اور یہ بھی آپ نے لکھا کہ یہ سب کچھ سولہ سال کے عرصہ میں ہوگا، پہلے آپ کو ایک الہام ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ زلزلہ آپ کی زندگی میں آئے گا۔ مگر پھر الہاماً یہ دعا سکھائی گئی کہ اے خدا مجھے یہ زلزلہ نہ دکھلا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ جنگ سولہ سال کے عرصے کے اندر تو ہوئی لیکن آپ کی زندگی میں نہ ہوئی۔

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی میں زلزلے کا لفظ ہے لیکن اس سے مراد جنگ عظیم تھی۔ اب میں وہ دلائل بیان کرتا ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں جنگ عظیم کی ہی خبر دی گئی تھی

(1) زلزلے کا لفظ جنگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے بلکہ ہر آفت شدید کیلئے قرآن کریم میں بھی یہ لفظ جنگ عظیم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ...... پس جبکہ زلزلے کا لفظ ہر آفت پر بولا جاسکتا ہے اور قرآن کریم میں جنگ کیلئے استعمال ہوا ہے تو پیشگوئی کے الفاظ متحمل ہیں، اگر اس پیشگوئی کے معنی زلزلے کی بجائے کچھ اور کئے جاویں۔

(2) جب حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کو شائع کیا تو اس وقت یہ نوٹ بھی لکھ دیا کہ گو ظاہر الفاظ زلزلے ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں مگر ''ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے نہ دیکھی ہو اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے''۔

پس قبل از وقت ملہم کا ذہن بھی اس طرف گیا تھا کہ عجب نہیں کہ زلزلے سے مراد کوئی اور مصیبت ہو اور گو مخالفین نے اس امر پر خاص زور دیا کہ آپ زلزلے کے لفظ کے کچھ اور معنے نہ قرار دیں مگر آپ نے متواتر ان کے اعتراضات کے جواب میں یہی لکھا کہ جبکہ الٰہی محاورات میں اختلافِ معانی پایا جاتا ہے تو میں اس لفظ کو ایک معنے میں حصر نہیں کرسکتا۔ پیشگوئی کی عظمت یہ ہے کہ وہ بہت سی ایسی نشانیاں بتاتی ہے جن کا قبل از وقت بتانا انسان کا کام نہیں۔ پھر وہ وقت بھی بتاتی ہے جس کے اندر وہ واقع ہوگا اور یہ بھی بتاتی ہے کہ اس واقعہ کی نظیر پہلے زمانے میں نہیں ملے گی۔

(3) خود پیشگوئی کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اس سے مراد زلزلہ نہیں ہوسکتا بلکہ کوئی مصیبت مراد ہے کیونکہ (1) پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ وہ زلزلہ ساری دنیا پر آئے گا اور زلازل زمینی سب دنیا پر ایک وقت میں نہیں آتے، بلکہ ٹکڑوں ٹکڑوں پر آتے ہیں (2) پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلے کی گھڑی مسافروں پر سخت ہوگی اور وہ راستہ بھول جائیں گے اور زلزلے کا اثر مسافروں پر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ زلزلہ ان لوگوں کے لئے خطرناک ہوتا ہے جو گھروں اور شہروں میں رہنے والے ہوں۔ وہ مصیبت جس سے مسافر کو راستہ بھول جائے اور وہ کہیں کا کہیں مارا مارا پھرے جنگ ہی ہوتی ہے کیونکہ جنگی لائنوں کو چیر کر وہ باہر جا نہیں سکتا اور ادھر اُدھر بھاگا بھاگا پھرتا ہے (3) پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زلزلے کا اثر کھیتوں اور باغوں پر بھی ہوگا اور زلازل ارضی کا اثر کھیتوں اور باغوں پر نہیں ہوتا ہے۔ کھیتوں اور باغوں پر جنگ کا ہی اثر ہوتا ہے کیونکہ دونوں طرف کی توپوں سے وہ بالکل برباد ہوجاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جنگی فوائد کو مدنظر رکھ کر کھیت اور باغات کاٹ دیئے جاتے ہیں (4) پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ پرندوں پر بھی اس زلزلے کا اثر شدید طور پر ہوگا اور وہ اپنی بولیاں بھول جائیں گے اور ان کے حواس اُڑ جائیں گے۔ یہ اثر بھی ظاہری زلزلے کا نہیں ہوتا کیونکہ تھوڑی دیر اس کی حرکت رہتی ہے اور اگر پرندے ہوا میں اُڑ جائیں تو ان کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا، مگر جنگ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ بوجہ رات اور دن کی گولہ باری اور درختوں کے کٹ جانے کے جانور ایسے علاقوں میں سے قریباً مفقود ہوجاتے ہیں اور ان کے حواس اُڑ جاتے ہیں۔ (5) زلزلے کے الہامات میں ایک فقرہ ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو شر سے بچالیا، ظاہری زلزلے سے اس امر کا کوئی تعلق نہیں اس لئے ان الہامات سے کوئی ایسا ہی واقعہ مراد تھا جس سے بنی اسرائیل کو فائدہ پہنچے گا اور یہ میں آگے بیان

کروں گا کہ یہ بھی جنگ عظیم کی علامت تھی جو پوری ہوئی، میں یہ بھی بتاؤں گا کہ اس پیشگوئی کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ (6) الفاظ الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ ہے کیونکہ زلزلے کے الہامات میں بتایا گیا ہے کہ فرعون وہامان اور ان کے لشکر غلطی پر تھے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قیصر کی طرف اشارہ ہے جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا قائم مقام بتاتا تھا۔ جس طرح فرعون اپنی نسبت کہتا تھا کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اور اس کا وزیر شاہ آسٹریا مراد ہے جو اپنی ہستی کوئی نہیں رکھتا تھا بلکہ جرمن وار لارڈ کے حکم اور اشارے پر چلتا تھا۔ اگر زلزلے سے ظاہری زلزلہ مراد لیں تو اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ ھَامَانَ ...... کے معنے کرنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ (7) زلزلے کے ان الہاموں کے ساتھ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً کا الہام بھی بار بار ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی جنگ ہی کی طرف اشارہ ہے۔ (8) الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑ پھوٹے گا اور اس کے ساتھ عرب کی مصلحتیں وابستہ ہوں گی اور وہ گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ مضمون ظاہری زلزلے پر ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں سے مراد وہ طباع کا مخفی جوش ہے جو کسی واقعہ کی وجہ سے اُبل پڑے گا اور اس وقت عرب بھی دیکھیں گے کہ خاموش رہنا ان کے مصالح کے خلاف ہے اور وہ بھی اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (9) الہامات میں بتایا گیا ہے کہ اس دن بادشاہت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہو گی، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکومتیں کمزور ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ اپنی حکومت زوردار نشانوں سے قائم کرے گا۔ (10) ایک الہام یہ ہے کہ پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا اور یہ بات بچے تک جانتے ہیں کہ طبعی زلازل پہاڑ گرنے کے نتیجے میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ زلزلوں کے سبب سے پہاڑ گرتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ پہاڑ گرنے اور زلزلہ آنے سے طبعی زلزلہ مراد نہیں بلکہ استعارۃً کچھ اور مراد ہے اور وہ یہی کہ کوئی بڑی مصیبت آئے گی جس کے نتیجے میں دنیا میں زلزلہ آئے گا اور لوگ ایک دوسرے سے جنگ کرنے لگیں گے۔

(4) چوتھا ثبوت اس بات کا کہ زلزلے سے مراد کوئی اور آفت تھی یہ ہے کہ انہیں دنوں کے دوسرے الہامات بھی ایک جنگ عظیم کی طرف اشارہ کرتے تھے جیسے یہ الہام کہ ''لنگر اٹھا دو'' یعنی ہر قوم اپنے بیڑوں کو حکم دے گی کہ وہ ہر وقت سمندر میں جانے کے لئے تیار رہیں اور اسی طرح یہ الہام کہ ''کِشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں'' یعنی کثرت سے جہاز ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھریں گے اور بحری جنگ کا موقع تلاش کریں گے۔

یہ بات ثابت کر دینے کے بعد کہ اس پیشگوئی میں زلزلے سے مراد جنگ عظیم ہے جو پچھلے دنوں ہوئی ہے اب میں اس پیشگوئی کے مختلف اجزاء کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کس طرح پورے ہوئے سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس کی ابتداء اس طرح ہو گی کہ کوئی مصیبت نازل ہوگی اور اس کے نتیجے میں تمام دنیا پر زلزلہ آئے گا چنانچہ اسی طرح اس جنگ کی ابتداء ہوئی۔ آسٹریا، ہنگری کے شہزادے اور بیگم کے قتل کی مصیبت اس جنگ کے چھڑنے کا باعث ہوئی نہ کہ دُوَل کے سیاسی اختلافات، دوسری بات اس پیشگوئی میں یہ بتائی گئی تھی کہ اس آفت عظیمہ کا اثر ساری دنیا پر ہوگا چنانچہ یہ بات نہایت روز روشن کی طرح پوری ہوئی۔ اس سے پہلے ایک بھی مصیبت ایسی نہیں آئی جس کا اثر اس وسعت کے ساتھ ساری دنیا پر پڑا ہو، یورپ تو خود اس جنگ کا مرکز ہی تھا ایشیا بھی اس میں ملوث ہوا، چین میں جنگ ہوئی، جاپان جنگ میں شریک ہوا، ہندوستان اس جنگ میں شامل ہوا اور جرمن جہاز نے ہندوستانی ساحلوں پر حملہ کیا، ایران میں انگریزی فوجوں کی ترکوں سے جنگ ہوئی اور جرمن قنصل کے ساتھ ایرانیوں کا فساد ہوا، عراق، شام، فلسطین، سائبیریا میں جنگ ہوئی، افریقہ میں بھی چاروں کونوں پر جنگ ہوئی، جنوبی علاقے میں ساؤتھ افریقہ کی حکومت نے جرمن ویسٹ افریقہ پر حملہ کیا اور خود جنوبی افریقہ میں بغاوت ہوئی، مشرقی افریقہ میں جرمن نو آبادی میں جنگ ہوئی، مغربی ساحل پر کیمران میں جنگ ہوئی، مغربی ساحل پر نہر سویز اور مصر کی سرحد ملحقہ طرابلس پر جنگ ہوئی، آسٹریلیشیا کے علاقے میں جرمن جہاز نے حملہ کیا اور آخر پکڑا گیا اور نیوگائنا میں جنگ ہوئی، امریکہ کے ساحل پر انگریزی اور جرمن بیڑوں میں جنگ ہوئی اور کینیڈا اور ریاستہائے متحدہ جنگ میں شامل ہوئی اور جنوبی امریکہ کی مختلف ریاستوں نے بھی جرمن کے خلاف اعلان جنگ کیا، غرض دنیا کا کوئی علاقہ نہیں جو اس جنگ کے اثر سے محفوظ رہا ہو۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ پہاڑ اور شہر اُڑ ائے جائیں گے اور کھیت برباد ہوں گے سو ایسا ہی ہوا، بیسیوں پہاڑیاں کثرت گولہ باری اور سرنگوں کے لگانے سے بالکل مٹ گئیں اور بہت سے شہر برباد ہو گئے حتیٰ کہ اربوں روپیہ جرمن کو ان کی دوبارہ آبادی کیلئے دینا پڑا ہے اور اب تک اس غرض کیلئے وہ تاوان ادا کر رہا ہے اور کھیتوں اور باغوں کا جو نقصان ہوا ہے ان کی تو کچھ حد ہی نہیں رہی۔ جس ملک کی فوج آگے بڑھی اس نے دوسرے ملک کے کھیت اور شہر اُجاڑ دیئے اور سبزے کا نام ونشان باقی نہ چھوڑا اور چونکہ ہزاروں میل پر توپ خانے کا پھیلاؤ تھا اس سے بھی اس قدر نقصان ہوا جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ جانوروں کے ہوش وحواس اُڑ جائیں گے سو ایسا ہی ہوا جن علاقوں میں جنگ ہو رہی تھی وہاں کے جانور حواس باختہ ہو کر نیست ونابود ہو گئے۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ زمین اُلٹ پُلٹ ہو جائے گی، چنانچہ فرانس، سرویا اور روس کے علاقوں میں گولہ باری کی کثرت سے بعض جگہ اس قدر بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے کہ نیچے سے پانی نکل آیا۔ اور اسی طرح خندقوں کی جنگ کے طریق پر زور دینے کی وجہ سے ملک کا ہر حصہ کھودا گیا اور ایسا ہوا کہ ان علاقوں کو دیکھ کر یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ علاقہ کبھی آباد تھا بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بھٹوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے یا پہاڑ کی غاریں ہیں۔

ایک یہ علامت بتائی گئی تھی کہ ندیوں کے پانی خون سے سرخ ہو جائیں گے اور خون کی ندیاں چلیں گی، سو بلا مبالغہ اسی طرح ہوا، بعض دفعہ اس قدر خونریزی ہوتی تھی کہ ندیوں کا پانی فی الواقع میلوں میل تک سرخ ہو جاتا تھا اور ہر سرحد پر اس قدر جنگ ہوئی کہ کہہ سکتے ہیں کہ خون کی ندیاں بہ پڑیں۔

ایک یہ علامت بتائی گئی تھی کہ مسافروں پر وہ ساعت سخت ہوگی اور بعض ان میں سے راستہ بھولے پھریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا، خشکی پر فوجوں کے پھیل جانے اور سمندر میں آبدوز جہازوں کے حملوں سے مسافروں کو جو تکلیف ہوئی اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اور جس وقت جنگ شروع ہوئی ہے اس وقت ہزاروں لاکھوں آدمی دشمنوں کے ممالک میں گِھر گئے اور بعض ہزاروں میل کا چکر لگا کر گھروں کو پہنچے اور جنگ کے درمیان بھی بہت دفعہ فوجی سپاہیوں کو بعض ناکوں کے دشمن کے قبضے میں چلے جانے کی وجہ سے سینکڑوں میل کا سفر کر کے جانا پڑتا تھا اور انگریز سپاہی بوجہ فرانس میں مسافر ہونے کے راستہ بھول جاتے تھے، چنانچہ اس قسم کے حوادث کی کثرت کی وجہ سے آخر فرانسیسی زبان میں ان کی رجمنٹوں وغیرہ کے نام تختیوں پر لکھ کر ان کے گلوں میں لٹکائے گئے تا کہ جہاں جائیں وہ تختیاں دکھا کر منزل مقصود پر پہنچ سکیں۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ یورپ جو کچھ عمارات تیار کر رہا ہے وہ مٹا دی جائیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس جنگ نے علاوہ ظاہری عمارتوں کے گرانے کے یورپین تمدن کی بنیادوں کو بھی ہلا دیا ہے اور اب وہ اس جال میں سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جو خود اس کے ہاتھوں نے تیار کیا تھا مگر کامیاب نہیں ہوتا اور یقیناً دنیا دیکھ لے گی کہ جنگ سے پہلے کا یورپین تمدن اب کامیاب نہیں رہے گا بلکہ اس کی جگہ ایسے طریق اور ایسی رسومات لے لیں گی کہ آخر اسے ...... کی طرف توجہ کرنی پڑے گی اور یہ خدا کی طرف سے مقدر ہو چکا ہے کوئی اس امر کو روک نہیں سکتا۔

ایک علامت یہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل کو جو تکلیف پہنچ رہی تھی اس سے وہ بچا لئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ بات بھی نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی۔......

ایک علامت اس جنگ کے لئے یہ مقرر کی گئی تھی کہ یہ جنگ بہرحال سولہ سال کے اندر ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1905ء میں اس کے متعلق الہام ہوئے اور 1914ء میں یعنی نو سال کے بعد یہ جنگ شروع ہو گئی۔

ایک علامت اس جنگ کی یہ بتائی گئی تھی کہ تمام بیڑے اس وقت تیار رکھے جائیں گے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس جنگ کے دوران میں برسرِ پیکار قوموں کے علاوہ دوسری حکومتوں کو بھی اپنے بیڑے ہر وقت تیار رکھنے پڑتے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کا بیڑہ ان کے سمندر میں کوئی نامناسب بات کر بیٹھے اور ان کو جنگ میں خواہ مخواہ مبتلا ہونا پڑے اور اس غرض سے بھی تا اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔

ایک علامت اس جنگ کی یہ بتائی گئی تھی کہ جہاز پانی میں ادھر سے اُدھر چکر لگائیں گے تا ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کریں۔ یعنی بحری تیاریاں بھی بڑے زور سے ہوں گی اور تمام سمندروں میں کشتیاں چکر لگاتی پھریں گی۔ چنانچہ جس قدر جہازات اس جنگ میں استعمال ہوئے اور جس قدر سمندروں کا پہرا اس جنگ میں دیا گیا ہے اس سے پہلے کبھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ خصوصاً چھوٹے جہازات یعنی ڈسٹرائروں (DESTROYERS) اور آبدوز کشتیوں نے اس جنگ میں اتنا حصہ لیا ہے جتنا پہلے کبھی نہیں لیا تھا اور الہام میں کشتیوں کے لفظ سے اسی طرف اشارہ کیا گیا تھا کہ اس جنگ میں بڑے جہازوں کی نسبت چھوٹے جہازات سے زیادہ کام لیا جائے گا۔

ایک نشانی اس آفت کی یہ بتائی گئی تھی کہ وہ اچانک آئے گی۔ چنانچہ یہ جنگ بھی ایسی اچانک ہوئی کہ لوگ حیران ہو گئے اور بڑے بڑے مدبّروں نے اقرار کیا کہ گو وہ ایک جنگ کے منتظر تھے مگر اس قدر جلد اس کے پھوٹ پڑنے کی ان کو امید نہ تھی، آسٹریا کے شہزادے اور اس کی بیوی کا قتل ہوا تھا کہ سب دنیا آگ میں کود پڑی۔

ایک علامت اس جنگ کی یہ بتائی گئی تھی کہ اس کے دوران میں ایسے مواقع نکلیں گے کہ عربوں کے لئے مفید ہوں گے اور عرب ان مواقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور سب جنگوں کیلئے نکل کھڑے ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ترکوں کے جنگ میں شامل ہونے پر عربوں نے دیکھا کہ وہ قومی آزادی جو صدیوں سے ان کے دلوں میں پیدا ہو کر مر جاتی تھی اس کے پورا کرنے کا موقع آ گیا ہے اور وہ سب یکدم ترکوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور فوج درفوج ترکوں کے مقابلے کے لئے نکل پڑے اور آخر آزادی حاصل کر لی۔

ایک علامت یہ تھی کہ جس طرح میرا ذکر مٹ گیا ہے اسی طرح گھر برباد کر دیئے جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا سب سے زیادہ عیاشی میں مبتلا علاقہ فرانس کا مشرقی علاقہ تھا تمام یورپ کو شراب وہیں سے بہم پہنچائی جاتی تھی اور عیش وعشرت کو پسند کرنے والے کل مغربی ممالک سے وہاں جمع ہوتے تھے سو اس علاقے کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا جس طرح خدا کا ذکر وہاں سے مٹ گیا تھا وہاں کے در و دیوار اسی طرح مٹا دیئے گئے۔

ایک علامت یہ بتائی گئی تھی کہ ہماری فتح ہوگی یعنی جس حکومت کے ساتھ مسیح موعود کی جماعت ہوگی اس کو

فتح حاصل ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا......

ایک علامت جو اپنے اندر کئی نشانات رکھتی ہے یہ بتائی گئی تھی کہ اس جنگ میں زار کا حال بہت ہی خراب ہوگا۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اس وقت کے حالات اس کے الفاظ کے پورا ہونے کے بالکل مخالف تھے مگر پیشگوئی پوری ہوئی اور ہر ایک کیلئے حیرت کا موجب بنی۔

اس پیشگوئی میں درحقیقت کئی پیشگوئیاں ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس آفت عظمیٰ تک زار کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا جب یہ جنگ ہوگی اس وقت اس کو صدمہ پہنچے گا لیکن صدمہ اس قسم کا نہیں ہوگا کہ وہ مارا جائے کیونکہ جو شخص مارا جائے اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کا حال زار ہے۔ پس الفاظ الہام بتاتے ہیں کہ اس وقت اس کو موت نہیں آئے گی بلکہ وہ نہایت تکلیف دہ عذابوں میں مبتلا ہوگا اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس آفت کے ساتھ ہی زاروں کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ اس وقت کا مورد کسی خاص شخص کو نہیں بلکہ زار کو بحیثیت عہدہ بتایا گیا ہے۔ اب دیکھئے یہ علامت کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس جنگ سے پہلے زار کے خلاف بہت سی منصوبہ بندیاں ہوئیں مگر وہ بالکل محفوظ رہا اس کے بعد یہ جنگ ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا وقت آ گیا تو اس طرح اچانک وہ پکڑا گیا کہ سب لوگ حیران ہیں جیسا کہ حالات سے معلوم ہوتا ہے جس وقت روس میں فساد پھوٹا ہے اس وقت زار روس سرحد پر فوجوں کے معائنے کے لئے گیا ہوا تھا اور جب وہ دارالخلافہ سے چلا ہے اس وقت کوئی ایسا فساد نہ تھا اس کے بعد گورنر کی بعض غلطیوں سے جوش پیدا ہوا لیکن حکومتوں میں اس قسم کے جوش تو پیدا ہو ہی جاتے ہیں اور اس قدر مضبوطی سے قائم حکومتیں ایسے جوشوں سے یکدم نہیں مٹ جاتیں مگر اللہ تعالیٰ اس موقع پر کام کر رہا تھا زار روس نے لوگوں میں جوش کی حالت معلوم کر کے گورنر کو سختی کرنے کا حکم دے دیا مگر اس دفعہ سختی نے خلاف معمول اثر کیا لوگوں کا جوش اور بھی بڑھ گیا۔ بادشاہ نے اس گورنر کو بدل کر ایک اور گورنر مقرر کر دیا اور خود دارالخلافہ کی طرف چلا تا کہ اس کے جانے سے لوگوں کا جوش ٹھنڈا پڑ جائے مگر راستے میں اسے اطلاع ملی کہ لوگوں کا جوش تیزی پر ہے اور یہ کہ اس وقت دارالخلافہ کی طرف نہیں آنا چاہئے مگر بادشاہ نے اس نصیحت کی پرواہ نہ کی اور خیال کیا کہ اس کی موجودگی میں کوئی شور نہیں ہوسکتا اور آگے بڑھتا گیا کچھ ہی دور آگے ٹرین گئی تھی کہ معلوم ہوا بغاوت ہوگئی ہے اور باغیوں نے دفاتر و وزارت پر قبضہ کر لیا ہے اور ملکی حکومت قائم ہوگئی ہے یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہوگیا، یعنی 12 مارچ 1917ء کی صبح سے شام تک دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو اپنے آپ کو زار کہتا تھا یعنی کسی کی حکومت نہ ماننے والا اور سب پر حکومت کرنے والا وہ حکومت سے بے دخل ہو کر اپنی رعایا کے ماتحت ہوگیا اور 15 مارچ کو مجبوراً اسے اپنے ہاتھ سے یہ اعلان لکھنا پڑا کہ وہ اور اس کی اولاد تخت سے دستبردار ہوتے ہیں اور حضرت اقدس کی پیشگوئی کے مطابق زاروں کے خاندان کی حکومت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت کی وجہ سے اور آپ کی صداقت کے ثبوت میں زمین پر ایک حیرت انگیز اور محیر العقول مادی اور روحانی انقلاب ہونا مقدر تھا۔

درحقیقت تمام انقلابات اور تمام تاریخی تغیرات اسی ایک انقلاب کے سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہیں جو آپ کے دنیا میں مبعوث ہونے کے ساتھ شروع ہوا تھا اور جو آپ کی صداقت کے ثبوت کے طور پر بطور گواہ کے ہے مزید برآں یہ سب انقلابات اور انسانی تاریخ کے سب اہم موڑ ......اور مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے مطابق ہیں۔ چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔

آپ کے دعویٰ کے وقت مہذب اور فاتح مغربی طاقتوں کے مقابلہ میں کسی مشرقی طاقت کا کوئی وجود نہ تھا لیکن 1904ء میں آپ نے دنیا کو یہ بتایا کہ عنقریب مہذب اور فاتح مغربی طاقتوں کے رقیب کی حیثیت میں دنیا کے افق پر ایسی مشرقی طاقتیں اُبھرنے والی ہیں جن کی طاقت کا لوہا مغربی طاقتوں کو بھی ماننا پڑے گا چنانچہ جلد ہی اس کے بعد جنگ روس و جاپان میں جاپان نے فتح پائی اور وہ ایک مشرقی طاقت کے طور پر اُفق دنیا پر نمودار ہوا۔

پھر دوسری جنگ عظیم میں جب جاپان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو چین ایک مشرقی طاقت کی حیثیت میں اُفق دنیا پر اپنی پوری مشرقیت اور طاقت کے ساتھ نمودار ہوا اور انسانی تاریخ میں ان ہر دو طاقتوں کے عروج کے ساتھ ایک نیا موڑ آیا جن کے اثرات انسانی تاریخ میں اتنے وسیع اور اہم ہیں کہ کوئی شخص ان سے انکار نہیں کرسکتا اور یہ جو کچھ ہوا الٰہی منشاء اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا......

حضور مزید فرماتے ہیں۔

پہلی جنگ عظیم کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ دنیا سخت گھبرا جائے گی مسافروں کے لئے وہ وقت سخت تکلیف کا ہوگا ندیاں خون سے سرخ ہو جائیں گی یہ آفت یک دم اور اچانک آئے گی اس صدمہ سے جوان بوڑھے ہو جائیں گے پہاڑ اپنی جگہوں سے اُڑا دیئے جائیں گے بہت سے لوگ اس تباہی کی ہولناکیوں سے دیوانے ہو جائیں گے یہی زمانہ زارِ روس کی تباہی کا ہوگا اس زمانے میں کمیونزم کا بیج دنیا میں بویا جائے گا جنگی بیڑے تیار رکھے جائیں گے اور خطرناک سمندری لڑائیاں لڑی جائیں گی حکومتوں کا تختہ اُلٹ دیا جائے گا شہر قبرستان بن جائیں گے۔

اس تباہی کے بعد ایک اور عالمگیر تباہی آئے گی جو اس سے وسیع پیمانے پر ہوگی اور زیادہ خوفناک نتائج کی حامل ہوگی وہ دنیا کا نقشہ ایک دفعہ پھر بدل دے گی اور قوموں کے مقدر کو نئی شکل دے دے گی۔ کمیونزم بہت زیادہ قوت حاصل کر لے گی اور اپنی مرضی منوانے کی طاقت اس میں پیدا ہو جائے گی اور وہ وسیع وعریض رقبہ پر چھا جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا مشرقی یورپ کے بہت سے حصے کمیونسٹ ہوگئے اور چین کے ستر کروڑ باشندے بھی اسی راستے پر چل پڑے اور ایشیا اور افریقہ کی ابھرتی ہوئی قوموں میں کمیونزم کا اثر ونفوذ بہت بڑھ گیا ہے دنیا دو متحارب گروہوں میں منقسم ہوگئی ہے جن میں سے ہر ایک جدید ترین جنگی ہتھیاروں سے لیس اور اس بات کے لئے تیار ہے کہ انسانیت کو موت وتباہی کی بھڑکتی ہوئی جہنم میں دھکیل دے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آ رہے گا دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی ان کی تہذیب وثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔

روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے ...... پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بھگار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوشِ ...... ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔

شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء ...... کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ ...... ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں ...... قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف ...... ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول ص 931 تا 934)

فرمایا:۔

میں اپنی تقریر اس عظیم شخص کے اپنے الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ ......(بنی اسرائیل: 16) اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد، یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب

باقی صفحہ 8 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم عبادہ اسلم قریشی صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 14 جنوری 2010ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے توحید احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم راؤ عبدالجبار خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے اور مکرم قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے نیز ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ سمیرا عابد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب آف جرمنی کی اہلیہ کو فرش پر گرنے سے دماغ پر شدید چوٹ آئی ہے مقامی ہسپتال میں دماغ کا آپریشن کیا گیا ہے۔ اس وقت قومے میں ہے۔

نیز میرے والد محترم ذکاء اللہ قریشی صاحب گلاسکو۔ یوکے شدید بیمار ہیں اور وہاں کے ہسپتال میں داخل ہیں ہم سب پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشیر احمد سیال صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور ابن مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب زعیم اعلیٰ بیت التوحید لاہور جن کا مون مارکیٹ سانحہ میں ٹانگ پر فریکچر ہوا تھا۔ ہسپتال سے گھر آ چکے ہیں لیکن چل پھر نہیں سکتے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور کا بیٹا عزیزم عدیل احمد گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی بھانجی محترمہ یاسمین شاہد صاحبہ کے خاوند مکرم مرزا شاہد بیگ صاحب دبئی کے گھٹنے کا آپریشن ہوا ہے۔ سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر (ر) شیخ عبدالماجد صاحب ایک طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکرم خالد صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم ماسٹر محمد اسلم ظفر صاحب ولد مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی دار الفضل شرقی ربوہ مورخہ 2 جنوری 2010ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ (توسیع) ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم اسفندیار صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم لمبا عرصہ تحریک جدید کے سابق سکول محمد آباد اسٹیٹ میں بطور استاد پڑھاتے رہے ہیں۔ مرحوم نہایت ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خدا تعالیٰ نے دو مرتبہ حج کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ عرصہ چھ سال تک بیمار رہے۔ بہت صابر انسان تھے۔ ہم ایک بہن اور چار بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا عزیزم قاسم احمد ظفر واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں ٹیچر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

محترمہ آنسہ شیریں صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقضائے الٰہی مورخہ 3 جنوری 2010ء کو وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر احباب جماعت نے گھر آ کر خطوط، ٹیلی فون اور فیکس کے ذریعہ دل کی گہرائیوں سے اظہار افسوس اور ہمدردی کیا حلقہ کے احباب اور صدر صاحب حلقہ کا خصوصی تعاون رہا۔ اس کے شکریہ کیلئے فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے الفضل اخبار کے ذریعہ اپنی طرف سے اور بچوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتی ہوں ان سب کیلئے دعا گو ہوں اور دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ خداوند کریم مرحوم کے درجات بلند سے بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دار القضاء

(مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب ترکہ مکرم چوہدری نجم الدین صاحب)

مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا مکرم چوہدری نجم الدین صاحب وفات پا چکا ہے۔ اس کے نام قطعہ نمبر 9/10 دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 2 کنال میں سے 4 مرلے 102 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ مکرمہ مسرت بی بی صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ مسرت بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ صباء خیر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم نعیم احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم چوہدری محمد الدین مجاہد صاحب (والد)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم حمید احمد ظفر صاحب (ر) مربی سلسلہ مقیم کوٹھ جمال پور ضلع خیر پور تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب ولد مکرم چوہدری جمال دین صاحب مرحوم سابق امیر ضلع خیر پور مورخہ 18 جنوری 2010ء کو اپنے آبائی گاؤں کوٹھ جمال پور میں وفات پا گئے۔ اسی روز 2 بجے دوپہر مکرم قمر الزماں صاحب ابڑو مربی ضلع خیر پور نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 19 جنوری کو ان کی میت بذریعہ ویگن ربوہ لائی گئی اسی روز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک میں نماز عصر کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم عبداللطیف صاحب سابق امیر ضلع سکھر، جیکب آباد، شکارپور حال مقیم بریڈفورڈ برطانیہ، خاکسار اور مکرم محمد یعقوب صاحب حال مقیم لندن ہیں۔ نیز 6 بیٹیاں مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ولی محمد صاحب معلم وقف جدید بدین، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب باندی ضلع نواب شاہ، مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمود احمد صاحب کینیڈا، مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سمیع اللہ صاحب بیلجیئم، مکرمہ فضیلت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر سید ناصر احمد ہاشمی صاحب ربوہ اور مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ زوجہ مکرم حبیب اللہ صاحب ربوہ ہیں۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم محمد ایوب صاحب سابق اسیر راہ مولیٰ سکھر تین سال قبل راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اخلاق فاضلہ کے قیام کی جدوجہد

25 جنوری 1952ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے بذریعہ خطبہ جمعہ یہ ارشاد فرمایا کہ قومی اخلاق کو راسخ کرنے کے لئے ہمیں اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور نے خطبہ کے پہلے حصہ میں فرمایا کہ

''ہم نے دنیا کے سامنے یہ نمونہ پیش کرنا ہے کہ اخلاق فاضلہ دنیا سے مٹ گئے تھے اب جماعت احمدیہ اخلاق فاضلہ پر قائم ہے اور ہر نیا تغیر جو رونما ہوتا ہے، ہر خرابی جو پیدا ہوتی ہے اس سے اگر ہم بھی متاثر ہو جاتے ہیں تو ہم دنیا کے سامنے نمونہ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے جرائم میں قومی اثر بھی ضرور داخل ہوتا ہے۔ مثلاً چوری ہے، ڈاکہ ہے، یہ ایک شخص کا فعل نہیں ہوتا بلکہ ایسا فعل کرنے والوں کو اس کے ہمسائے بھی جانتے ہیں۔ اگر سارے لوگوں کے اندر غیرت پیدا ہو جائے اور احساس پیدا ہو جائے تو ایسے لوگوں کا پکڑا جانا آسان ہے۔ مثلاً حرام خوری ہے۔ دکاندار ٹھگی کرتے ہیں وہ اچھی چیز میں خراب کی آمیزش کر دیتے ہیں تو اس کا ہر ایک گاہک کو پتہ ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص بجائے یہ کہنے کہ مجھے مصیبت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور کہے کہ میں اسے برداشت نہیں کر سکتا تو دیکھ لیں۔ ایسے لوگ فوراً اپنی اصلاح کر لیں گے''۔

خطبہ کے آخر میں اس نکتہ معرفت کی طرف متوجہ فرمایا:

''شیطانی کاموں کے لئے قربانی اور ایثار کی ضرورت نہیں ہوتی تو قربانی اور ایثار کی ضرورت خدائی کاموں کے لئے ہوتی ہے شیطان کو نبی بھیجنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیطانی باتیں خود بخود چلتی جاتی ہیں کیونکہ ان میں ہر ایک کو مزا ملتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نبی بھیجتا ہے۔ انہیں ماریں پڑتی ہیں، دکھ دیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات انہیں جانیں دینی پڑتی ہیں۔ اس طرح بڑی قربانی اور ایثار کے بعد ایک جماعت بنتی ہے اور شیطان اسے پھر خراب کر دیتا ہے۔ انبیاء نے اپنے اپنے زمانے میں ترقی کی لیکن جب ان کا زمانہ ختم ہونے کا وقت آیا تو شیطان نے کتنی جلدی انہیں ختم کر دیا؟ غرض شیطانی آواز کی طرف لوگ جلد آتے ہیں کیونکہ انہیں لقمہ تر ملتا ہے وہ آخرت کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور قومی احساس پیدا کرے''۔

(الفضل 15 فروری 1952ء ص3)

بقیہ صفحہ 6 عالمی جنگوں کے متعلق ارشادات

میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268-269)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبریں جو اس زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہوتی چلی جائیں گی جن کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس میں جو ہم آجکل دیکھتے ہیں اس میں Radiation کا عذاب ہے اور Atomic Warfare ہے۔ فرمایا ......(سورۃ المعارج:9 تا 11) جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال) نہ پوچھے گا وہ انہیں اچھی طرح دکھلا دیئے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اُس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

جب Atomic Warfare ہو تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ آسمان کَالْمُھْلِ یعنی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح دکھائی دے۔ اس میں Radiation کے عذاب کی طرف اشارہ ہے جو کہ اتنی خوفناک چیز ہے کہ اب تک جہاں جہاں تجربے ہوئے ہیں وہاں لازماً یہی باتیں دکھائی دی ہیں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ کوئی اپنی کسی گہرے دوست کو بھی نہیں پوچھتا۔ یہاں تک کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول گئی ہیں اور ہر ایک کے اندر Atomic Warfare سے یا Radiation سے اتنی خوفناک گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ اگر اس وقت کسی سے پوچھا جائے تو وہ اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہیں کہ اس مصیبت سے نجات ہو کسی طرح۔

انسانیت کو بچانے کے لئے
بہت دعائیں کریں

دوسری جنگ عظیم میں یہ نظارے دیکھے گئے حالانکہ وہ بہت کم طاقت کے ایٹم بم تھے اور اب تو اس سے کئی گنا زیادہ طاقت کے ایٹم بم تیار ہو چکے ہیں اور اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں وہ یہی نظر آ رہے ہیں کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کے کنارے کی طرف بڑھ رہی ہے پس آج ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کا فرض ہے، جس کے دل میں انسانیت کا درد ہے کہ انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دنیا خدا کو پہچان لے اور تباہی سے جس حد تک بچ سکتی ہے بچے۔

(خطبات مسرور جلد اول ص29 تا 30)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔جنوری	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:38

درخواست دعا

۞ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ ذکیہ نصیر صاحبہ کا چند ماہ قبل پیٹ کی رسولی کا آپریشن ہوا تھا۔ کمزوری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد رطارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج یو ایس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

FD-10